اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

DAILY

AL FAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۹ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۷۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ مارچ - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی تک بوجہ بخار نزلہ اور سر درد ناساز ہے - احباب دعائے صحت کریں ؛.

نظارت دعوت وتبلیغ نے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر - مولوی غلام رسول صاحب راجیکی - مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری - اور مولوی محمد سلیم صاحب کو دہلی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ہے ؛.

سکرٹری صاحب مجلس الاحمدیہ لکھتے ہیں - ۳۰ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قادیان میں یوم عمل اجتماعی منایا جائے گا - یعنی تمام احباب مل کر اپنے ہاتھوں سے مشقت کا کام کریں گے - سب اصحاب کو چاہیئے - کہ ساڑھے آٹھ بجے صبح نصرت گرلز ہائی سکول کے پاس کے میدان میں جمع ہو جائیں - گروپ لیڈر کے پاس کام کرنے والے اصحاب کی فہرستیں ہوں گی - ضروری معلومات کے متعلق مقام اجتماع پر انکوائری آفس کھولا جائے گا - فرسٹ ایڈ - آب رسانی اور سائیکلیں وغیرہ رکھنے کے لئے بھی انتظام کیا جائے گا - کام بجائے دو مقامات کے صرف ایک ہی جگہ ہوگا -

یوم عمل اجتماعی میں شریک ہونے کے لئے چونکہ دفتر الفضل بھی بند رہے گا - اس لئے یکم اپریل کا اخبار شائع نہیں ہوگا - یہ کمی اس ہفتہ کے سب اخبار ۱۲ صفحے کے شائع کر کے پوری کر دی گئی ہے ؛.

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

"انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے - کہ وہ موت کا خیال رکھے - اور دنیا اور اس کی چیزیں اس کی ایسی محبوبات نہ ہوں - جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اس کی تکالیف کا موجب ہوں - دنیا اور اس کی چیزوں کے متعلق ایک شاعر نے کہا ہے ؎

ایں ہمہ در کشتنت آہنگ
گاہ بصلح کشند و گاہ بجنگ -

قرآن کریم نے اس مضمون کو اس آیت میں ادا کر دیا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ - اموالکم میں عورتیں داخل ہیں - عورت چونکہ پردہ میں رہتی ہے - اس لئے اس کا نام بھی پردہ ہی میں رکھا ہے اور اس لئے بھی کہ عورتوں کو انسان مال خرچ کر کے لاتا ہے - مال کا لفظ مائل سے لیا گیا ہے - یعنی جس کی طرف طبعاً توجہ اور رغبت کرتا ہے - عورت کی طرف بھی چونکہ طبعاً توجہ کرتا ہے - اس لئے اس کو مال میں داخل فرمایا ہے - مال کا لفظ اس لئے رکھا تا کہ عام محبوبات پر حاوی نہ ہو - ورنہ اگر صرف نساء کا لفظ ہوتا - تو اولاد اور عورت دو چیزیں قرار دی جاتیں - اور اگر محبوبات کی تفصیل کی جاتی تو صرف یہی امر دس جزو میں بھی ختم نہ ہوتا - غرض مال مراد کلما یمیل الیہ القلب ہے - اولاد کا ذکر اس لئے کیا ہے - کہ انسان اولاد جگر کا ٹکڑا اور اپنا وارث سمجھتا ہے - مختصر بات یہ ہے - کہ اللہ تعالےٰ اور انسانی محبوبات میں ضد ہے - دونوں یکجا جمع نہیں ہو سکتیں ؛.

اس سے یہ مت سمجھو - کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں - کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جائے - نہیں نہیں - ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے - خیرکم خیرکم لاھلہ - تم میں سے بہتر وہ شخص ہے - جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو - بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں - وہ نیک کہاں - دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے - جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو - اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنےٰ بات پر زدوکوب کرے - ایسے واقعات ہوتے ہیں - کہ بعض وقت ایک غصہ میں بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے - اور بیوی مر گئی ہے - اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے - کہ عاشروھن بالمعروف - [illegible] (الحکم [illegible])

370

انڈین ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی

یہ امر احباب سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ انبالہ چھاؤنی میں انڈین ٹیریٹوریل فورس کے اندر جماعت احمدیہ کے چار پلاٹون ہیں۔ چونکہ ایک معین عرصہ کے بعد اس میں شامل ہونیوالے نوجوان اگر چاہیں تو استعفا دے سکتے ہیں۔ اس لئے آئے دن جگہیں خالی ہوتی رہتی ہیں اس سال اس میں بہت کمی واقع ہوگئی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے کمانڈنگ افسر صاحب ۲ اپریل سے دورہ کر رہے ہیں۔ ان کے دورہ کا پروگرام متعلقہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کام میں نظارت ہذا کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ اور نہایت مستعد تعلیم یافتہ اور مضبوط احمدی نوجوانوں کو اس بھرتی میں شامل ہونے کے لئے تیار کرکے کمانڈنگ افسر صاحب کی خدمت میں پیش کریں۔ نظارت ہذا کی طرف سے جو دوست بھرتی کے کام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ہر طرح سے تعاون کیا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں نوجوان مہیا کئے جائیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:-

۳ اپریل ۱۹۳۹ء - نواں شہر جالندھر	۸ اپریل ۱۹۳۹ء لاہور جڑانوالہ
۴ اپریل ؍ ہرچووال	۹ اپریل ؍ لائل پور۔ سرگودھا
۵ اپریل ؍ گوجرانوالہ سیالکوٹ	۱۰ اپریل ؍ منٹگمری
۶ اپریل ؍ پسرور۔ ڈسکہ	

ناظر امور خارجہ

بقیہ ۲۳ (۳) مکرم شیخ محمد صاحب ثریا کراچی ایک خریدار (۴) مولینا غلام رسول صاحب راجیکی ایک خریدار (۵) مکرم محبوب عالم صاحب خالد قادیان ایک خریدار (۶) مکرم محمد اکبر صاحب زمیندار چانگ سندھ ایک خریدار۔ خاکسار مینیجر الفضل

معاونین الفضل کا شکریہ

مارچ کے ابتدائی نصف حصہ میں اٹھارہ نئے خریدار بنے۔ ان میں سے بارہ اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ اور چھ خریدار حسب ذیل احباب نے مہیا فرمائے۔ ہم ان احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ بھی الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرما کر ممنون فرمائیں۔ مکرم شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ ایک خریدار (۲) مظفر خان صاحب ہیڈ کانسٹیبل بطور ایک خریدار بقیہ ۲۳

بعدالت العالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۲۷ آف ۱۹۳۹ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی انڈیا ایمبرائڈری ملز لیمٹڈ امرتسر

درخواست منجانب منیجنگ ڈائرکٹر دی نیو انڈیا ایمبرائڈری ملز لیمٹڈ امرتسر زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ کمپنی ہائے ہند

جملہ متعلقین کو اطلاع

ہرگاہ منیجنگ ڈائرکٹر آف دی نیو ایمبرائڈری ملز لیمٹڈ امرتسر نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مندرجہ بالا مقدمہ میں بدیں استدعا عدالت ہذا میں گزرانی ہے کہ کمپنی کے غیر معمولی اجلاس عام منعقدہ ۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء میں کمپنی کے اغراض ومقاصد کے سلسلہ میں جو تبدیلیاں منظور کی گئی تھیں۔ ان کی عدالت ہذا سے تصدیق کرائی جائے۔ اور جو حسب ذیل ہیں۔ لہٰذا جملہ متعلقین کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ درخواست مذکور کے لئے ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء تاریخ سماعت مقرر ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص درخواست مذکور کے خلاف کچھ کہنا چاہے تو اسے اختیار ہے۔ کہ اس غرض کے لئے تاریخ مقررہ کو یا کسی دوسری تاریخ کو جس پر سماعت ملتوی کی جائے۔ اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ جسے پوری پوری معلومات پہنچائی گئی ہوں۔ اور وہ اس قابل ہو کہ درخواست سے متعلق تمام سوالات کا جواب دے سکے پیش ہو۔

بذریعہ اعلان ہذا مزید اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مقررہ تاریخ پر مذکورہ بالا طریق پر حاضر عدالت نہیں ہوگا۔ تو درخواست کی سماعت کی جائے گی۔ اور یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ کمپنی مذکور کے اغراض ومقاصد میں تبدیلیاں حسب ذیل ہیں۔

(۱) کمپنی کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کے کلاز III (۹) کی پندرھویں سطر میں لفظ "Mortgage" کے بعد حسب ذیل الفاظ زائد ہونے چاہئیں۔

"Pledge or Hypothecate Goods, Stock or outstandings or any other part thereof"

(2) کمپنی کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کے کلاز III (ی) کی چودھویں سطر میں لفظ "Lease" کے بعد حسب ذیل الفاظ بڑھائے جائیں۔

"Mortgage moveable or immoveable property or pledge or hypothecate goods, stocks or outstandings or any part thereof."

(3) کمپنی کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کے کلاز III (16) کو حذف کر کے اس کی جگہ مندرجہ ذیل عبارت ہونی چاہئے۔

"To take Loan from Banks, Government, firms limited Concerns, individuals or any other institution, to raise or borrow money for the purpose of the Company on mortgage of its moveable or immoveable property, both present and future. (including of though fit uncalled Capital) and by pledging and or hypothecation of goods, Stocks or outstandings, or otherwise or any part thereof on any bond, promissory notes, debenturse, Stock debenture, obligations, Securities, receipts payable to bearer, legal mortgag, hypothecation bond, letter of lien, deposit of title deeds by way of equitable mortgage or otherwise, or on all or any of them, and at Such rates of interest and for such period or periods, any repayable in such manner, and generally, on such terms as the Company shall determine, any sum or sums of money and to repay and satisfy the same as and when and on such terms as the Company may consider desireable and again to borrow the same or any part thereof on all, or any of such Securities to issue hypothecation bonds, letters of lien, deposit of title deeds, pledges, mortgages, bonds, promissory notes, debentures, Stock debentures, obligations Securities, receipts or deposit receipts as aforesaid on such terms and Conditions as the Company shall determine and to exchange or Convert from time to time any Such Securities."

(4) کمپنی کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کے کلاز III (21) کے پہلے چار الفاظ کے بعد حسب ذیل الفاظ زائد کئے جائیں۔

"pledge, hypothecate, execate letter of lien or deposit of title deeds"

(5) کمپنی کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کے کلاز III (23) کے پہلے سات الفاظ کے بعد حسب ذیل الفاظ زائد کئے جائیں۔

"Mortgage deeds, pledges, hypothecation bonds, letters of lien equitable mortgage by deposit of title deeds"

آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۳۹ء بثبت دستخط ہمارے ومہر عدالت العالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکچر بمقام لاہور کے جاری کیا گیا

(مہر عدالت)

(دستخط) کے۔ سی ویب ڈپٹی رجسٹرار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بیت المقدس ۲۸ مارچ۔ فلسطینی عربوں کے قائد عبدالرحیم صاحب برطانوی فوج کے نرغہ میں گھر گئے۔ اور گولی لگنے سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ انہوں نے بھاگنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ اظہار تعزیت کے طور پر عربوں نے ہڑتال کی۔ حیفہ کے دو عربوں نے اس میں شرکت سے انکار کیا۔ جنہیں گولی سے اڑا دیا گیا۔

جبل الطارق ۲۸ مارچ جنرل فرینکو کی افواج نے میڈرڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جمہوری فوج نے مطلقاً مخالفت نہ کی۔ جن لوگوں کے متعلق خدشہ ہے کہ فرانکو ان سے انتقام لے گا۔ انہیں شہر سے نکالنے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ جمہوری افواج کا کمانڈر پہلے ہی شہر چھوڑ کر جا چکا تھا۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے پیش کردہ یہ قرارداد کہ انگلستان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدہ کو نافذ کر دیا جائے۔ ۴۶ کے مقابلہ میں ۵۹ ووٹوں سے نامنظور ہوگئی مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی۔ مسٹر جناح نے کہا۔ کہ یہ معاہدہ برطانوی اور ہندو سرمایہ داروں کا باہمی جھگڑا ہے۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ گورنر جنرل اسے منظور کر کے یکم اپریل سے اس معاہدہ کا نفاذ کر دیں گے۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ پیر لال بادشاہ ایم۔ ایل۔ اے آف مکھڈ ضلع اٹک کو ہائیکورٹ نے بری کر دیا۔ آپ کو نواب کالاباغ کو قتل کرنے کی سازش کے الزام میں سزا ہوئی تھی آپ کے تین ساتھی بھی بری ہو گئے۔ اور تین کی سزا قائم رہی۔

پشاور ۲۸ مارچ۔ سرحدی اسمبلی میں قبائلی شورش کے موضوع پر اظہار خیالات کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اس مسئلہ کا واحد حل یہی ہے کہ ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے

پیرس ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس مسولینی کے ساتھ مصالحانہ گفت و شنید کے لئے تیار ہے۔ اور اگر اطالیہ نے اپنے رویہ سے اس کی حوصلہ افزائی کی تو باہم سمجھوتہ ہو جانے کی امید ہے۔

دہلی ۲۸ مارچ کونسل آف سٹیٹ نے فنانس بل ۱۲ کے مقابلہ میں ۲۷ ووٹوں کی کثرت سے اسی صورت میں منظور کر لیا ہے جس صورت میں اس کی منظوری کی سفارش گورنر جنرل نے کی تھی۔ مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی۔

ماسکو ۲۸ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانیہ کے ساتھ ایک تجارتی سمجھوتہ کے لئے ایک روسی وفد عنقریب انگلستان جا رہا ہے۔

کراچی ۲۸ مارچ۔ گورنر سندھ نے دونوں ہندو وزراء کے استعفے منظور کر لئے ہیں مگر خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک کو دوبارہ وزارت میں شامل کر لیا جائیگا۔

کراچی ۲۸ مارچ۔ سندھ اسمبلی میں کانگرس پارٹی نے وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر بحث شروع کی تو وزیر اعظم نے ایک کانگرسی ہندو ممبر سے کہا کہ کیا آپ آرام سے نہیں بیٹھ سکتے ایک اور کانگرسی نے کہا کہ وزیر اعظم نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ نامناسب ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں چاہے کوئی رویہ اختیار کروں۔ لیکن پھر بھی یہیں رہوں گا۔ میں آپ لوگوں کو چیلنج کرتا ہوں۔ ۳۰ مارچ کو اس تحریک پر بحث ہوگی

نیویارک ۲۸ مارچ حکومت فرانس نے امریکہ کو مزید ۵۰۰ طیاروں کی سپلائی کا آرڈر دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ مارچ مسٹر ایڈن سابق نائب وزیر خارجہ نے ایک پبلک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں تمام پارٹیوں کی مشترکہ وزارت قائم کرنی چاہیئے۔ جو امن پسند حکومتوں سے مل کر جارحانہ کارروائیوں کی روک تھام کرنے کی اہمیت رکھتی ہو۔

برگوس ۲۸ مارچ۔ جنرل فرینکو کی فوجوں نے المادین کے مرکز پر قبضہ کر لیا ہے جہاں دنیا کی پارے کی سب سے بڑی کانیں ہیں۔

مدراس ۲۸ مارچ۔ اسمبلی میں وزیر تعلیم نے کہا۔ کہ اس وقت ۶۵۰۰ مسلم طلباء ودیا مندر سکیم کے ماتحت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے سوا تین سو ایسے ہیں جن کا ذریعہ تعلیم اردو ہے۔

کراچی ۲۸ مارچ۔ آدم منڈلی کے خلاف ستیہ آگرہ ملتوی کر دیا گیا ہے وار کونسل کے ارکان میں اختلافات پیدا ہو جانے کی وجہ سے سادھو واسوانی نے صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ سول نافرمانی کرنے کے جرم میں گرفتار شدہ کسانوں کے لیڈروں کو دو دو ہفتہ قید اور عوام کو دس دس روپیہ جرمانہ یا ایک ایک ہفتہ قید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔

روم ۲۸ مارچ۔ میڈرڈ کی تسخیر کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسولینی نے کہا۔ کہ اس شہر میں کمیونسٹ فسطائیت کی قبر بنانا چاہتے تھے مگر اب یہاں کمیونزم کی قبر بنے گی۔

پیرس ۲۸ مارچ۔ سلواکیہ کی حکومت نے اپنی ہوائی فوج۔ ریزرو فوج اور دیگر حربی دستوں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسے ہنگری کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے ہنگری چاہتا ہے کہ گفت و شنید کے دوران میں زیادہ سے زیادہ علاقہ پر قبضہ کر لے۔

ٹوکیو ۲۸ مارچ۔ کمیونسٹ پارٹی کے اجلاس میں جاپان کے خلاف تقریریں کی گئی تھیں۔ اس پر حکومت جاپان نے احتجاج کرتے ہوئے حکومت روس کو لکھا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات ازبس ضروری ہیں۔

پشاور ۲۸ مارچ۔ حضور نظام نے اسلامیہ کالج پشاور کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔ ایک وفد حیدرآباد گیا تھا۔ جو واپس آ چکا ہے۔

شیخوپورہ ۲۸ مارچ۔ کل علاقہ سانگلہ ہل میں شدید ژالہ باری ہوئی۔ اور اولوں کی دو دو فٹ تہ جم گئی۔ گندم اور چارہ کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ دیوان بہادر کرشن کشور نے سناتن دھرم کالج سوسائٹی کو ایک لاکھ روپیہ دان دیا ہے۔ جس سے سنسکرت کی تعلیم کے لئے کالج قائم کیا جائے گا۔

کیپ ٹاؤن ۲۸ مارچ۔ جنوبی افریقہ کے نائب وزیر اعظم جنرل سمٹس نے اعلان کیا ہے کہ دنیا میں قانون سے لاپرواہی بہت بڑھ گئی ہے جمعیتہ اقوام ناکام ہو چکی ہے۔ جس سے دنیا کو سخت نقصان ہوا ہے۔ اگر تمام ممالک کی ایک گول میز کانفرنس منعقد نہ کی گئی۔ تو نتائج سخت تباہ کن ہونگے جہاں تک ہماری مالی حالت اجازت دے گی۔ اور برطانیہ اسلحہ سے امداد کرے گا۔ ہم انتظامات درست رکھیں گے

بخارسٹ ۲۸ مارچ۔ رومانیہ کے ۲۳ سابق وزراء نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ تمام امور میں ان سے بھی مشورہ حاصل کیا جائے

لاہور ۲۷ مارچ۔ انڈین سول سروس میں داخلہ کے لئے امتحان مقابلہ جون اور جولائی ۱۹۳۹ء میں لنڈن میں ہوگا۔ سیکرٹری سول سروس کمیشن لنڈن ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ء تک درخواستیں وصول کریں گے۔ اس امتحان سے متعلقہ ضوابط کی نقول نیز درخواستوں کے فارم اور نصاب کی نقول پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور۔ سیکرٹری فارین انفارمیشن بیورو پنجاب یونیورسٹی لاہور یا ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

مولوی ولی داد خان صاحب مرحوم و مغفور کے واقعہ شہادت پر دو تقریریں

۲۶ مارچ کو مولوی ولی داد خان صاحب کی سرحدی علاقہ میں شہادت پر جو تعزیت کا جلسہ ہوا۔ اس میں جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلیٰ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل تقریریں فرمائیں۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔اے کی تقریر

مولوی ولی داد خان صاحب سے یہاں کے اکثر احباب واقف ہوں گے۔ جو ایک عرصہ تک مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پاتے رہے۔ وہ مخلص اور خوبصورت نوجوان بے ضرر انسان اور نہایت سادہ طبیعت کے آدمی تھے۔ مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے ارشاد کے مطابق شاہدرہ میں طب کی تعلیم پائی۔ پھر یہاں آکر بھی طب پڑھی اور پھر ہسپتال میں بھی کچھ عرصہ کام کرتے رہے۔ اس کے بعد اپنے طور پر مبلغ بن کر اپنے وطن چلے گئے۔

قتل کی وجہ

لیکن جیسا کہ ان کو خیال تھا۔ کہ ان کی مخالفت ہوگی اور لوگوں پر تبلیغ کا اثر نہ ہوگا۔ یہ بات نہ ہوئی۔ بلکہ ان کے اخلاق حسنہ اور اعلےٰ عادات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانا شروع کر دیا۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت کے بعض آدمیوں کے دلوں میں بھی وہ گھر کر گئے تھے۔ اور واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا اثر اس علاقہ میں وسیع ہوتا جا رہا تھا۔ اسی اثر کے ماتحت ان کے چچا نے اپنی لڑکی کا رشتہ باوجود غیر احمدی ہونے کے ان سے کر دیا۔ اور جب شادی کے چند ماہ بعد ان کے خسر کا انتقال ہو گیا۔ تو ان کے چچازاد بھائیوں نے جو ان کی بیوی کے بھائی اور ان کے سالے تھے۔ سخت مخالفت شروع کر دی۔ حتےٰ کہ ان کے قتل کی گہری سازش کی۔ ان لوگوں کے ہاں ایسے قتل کے لئے دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو ایسے شخص کے ذریعہ قتل ہو جس کا مقابلہ مقتول کے رشتہ دار نہ کر سکیں یا پھر اپنے رشتہ داروں کے ذریعہ قتل کرایا جائے۔ تاکہ کوئی بدلہ نہ لے سکے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک موقعہ پر صحابہ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ جس جس کا رشتہ دار مجرم ہو۔ اسے حکم دیا جائے کہ وہ اپنے رشتہ دار کو قتل کرے۔ تاکہ کسی اور کے قتل کرنے سے بدلہ کا خیال نہ پیدا ہو۔ جس طرح عربوں میں یہ طریق تھا اسی طرح ان لوگوں میں بھی ہے۔ کہ اگر اس طرح کسی کو قتل کر دیا جائے۔ تو پھر اس کا کوئی بدلہ نہیں لے سکتا۔ اور اسی طرح ہمارے اس بھائی کو ان ظالموں نے قتل کیا ہے۔

المناک قتل

مولوی صاحب مرحوم کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ دو تین دن پہلے اسے اس کی ماں کے سامنے بے دردانہ طور پر ذبح کیا گیا اور پھر ان کی بیوی سے ان کی بندوق وغیرہ ہتھیار چھین کر چھپا دئے۔ تاکہ وہ مقابلہ نہ کر سکیں۔ آخر جب مولوی صاحب گھر پہنچے۔ تو ان کے سالوں نے یکے بعد دیگرے تین فائر ان پر کر کے شہید کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ تین دن تک ان کی لاش میدان میں پڑی رہی۔ اس کے بعد پتہ نہیں۔ کہ کہاں پھینک دی گئی۔ جس سے ہمارے جذبات کو سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ ہر ایک کو ایسے واقعات سے قدرتی طور پر رنج اور افسوس ہوتا ہے حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک عزیز۔ یا کسی صحابی کے فوت ہونے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آنسو بھی بہہ پڑے تھے۔

نیکی پر مرنے والا

لیکن جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے۔ ؎

عروسی بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

اگر انسان کو موت خدا کی راہ میں اور نیک کام کرتے ہوئے ہو تو وہ موت موت نہیں بلکہ دائمی زندگی ہے۔ کیونکہ جو خدا کی راہ میں اور انسانوں کی ہمدردی میں جان دیتا ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اس کو زندہ فرمایا ہے۔ لوگ اس کے مرنے کے بعد بھی اسے تعریف کیساتھ یاد رکھتے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی کو جن کا نام خبیب تھا۔ جب کفار نے قتل کرنا چاہا۔ تو انہوں نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ انہوں نے دو رکعتیں جلدی جلدی پڑھیں۔ تا کافر یہ نہ خیال کریں۔ کہ میں خدا کی راہ میں جان دینے سے ڈر کے مارے دیر کر رہا ہوں۔ اب حضرت خبیبؓ کی دو رکعتیں ایک اچھی رسم ہو گئی ہیں۔ جو شخص شہید ہونے لگتا ہے وہ کوشش کرتا ہے۔ کہ اگر موقعہ مل جائے۔ تو وہ بھی دو رکعت پڑھے۔ اس طرح کرنے والے دراصل حضرت خبیب کے واقعہ شہادت کو دوبارہ زندہ اور تازہ کرتے ہیں۔

خوشی کی بات

ہمارے بھائی مولوی ولداد صاحب کے قتل کا واقعہ بھی بڑا افسوسناک واقعہ ہے۔ خصوصاً جبکہ ان کا قتل بے یارو مددگار ہونے کی صورت میں ہوا۔ پہلے ان کے معصوم بچہ کو قتل کیا گیا۔ اس وقت وہ موجود نہ تھے۔ پھر جب آئے تو اچانک ان پر گولیاں چلا کر ان کو شہید کر دیا گیا۔ پھر لاش تین دن تک پڑی رہنے دی۔ اور اس کے بعد بھی اس کا پتہ نہیں لگنے دیا کہ کہاں پھینک دی۔ یہ سب باتیں اکٹھی ہو کر ان ظالموں کی وحشت کو اور زیادہ نمایاں کر دیتی۔ اور اس واقعہ کو دردناک بنا دیتی ہیں۔ تاہم یہ خوشی کی بات بھی ہے۔ کہ ہم میں سے ایک اور بھائی کو تاجِ شہادت پہنایا گیا۔

عملی نمونہ پیش کیا جائے

مومن ہر بات سے سبق حاصل کرتا ہے بعض لوگ خوشیوں سے بہترین ثمرات اور نتائج حاصل کرتے ہیں۔ لیکن بعض رنج اور غم اور نقصان کے موقعوں سے بھی فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ پس ہمیں بھی اس المناک واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

میری آج کل تبلیغ اسلام کی طرف خاص توجہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت کی ترقی ابھی اس زور شور سے نہیں ہو رہی جس زور شور سے ہونی چاہیئے۔ ہم لوگوں نے ذہنی رنگ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو سمجھ لیا ہے۔ مگر اس پر پورے طور پر ابھی عمل نہیں کر رہے۔ دوسروں کو جب وہ باتیں سمجھاتے ہیں تو ایسے رنگ میں جو مباحثہ کا رنگ ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ باتیں مجسم بنا کر پبلک کے سامنے رکھی جائیں تاکہ دوسرے لوگ آسانی سے سمجھ سکیں۔ حالانکہ یہ ضروری امر ہے۔ کہ جب تک ہمارے آدمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو عملی رنگ میں پیش نہ کریں گے۔ دوسرے لوگ اس کو نہیں سمجھ سکیں گے۔ کیونکہ سب لوگ باریک نظر والے نہیں ہوتے۔ کہ محض مسائل کو سمجھ کر مان جائیں مثلاً نماز روزہ ہے۔ تعلیم یافتہ انسان کو تو جلدی ان کی سمجھ آجائے گی۔ کہ ان کا یہ فائدہ ہے مگر عام شخص تبھی فائدہ اٹھائیگا جب عملی رنگ میں ان کے فوائد دکھائیں

مثلاً جب ہم کہتے ہیں۔ نماز برائیوں سے روکتی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ خود عملی رنگ میں برائیوں سے بچنے کا نمونہ پیش کریں۔ نماز نیکیوں کی ترغیب دلاتی ہے تو ضروری ہے۔ کہ خود اچھے کام کر کے دکھائیں۔

ابھی کل ہی میں ایک مولوی صاحب سے کہہ رہا تھا۔ حدیث میں آتا ہے۔ گند اٹھانا اور صفائی کرنا ستر ٹکڑوں حصہ ایمان کا ہے۔ آپ حجتوں پر چڑھ کر لوگوں کو سناتے تو ہیں۔ مگر اس پر عمل کر کے نہیں دکھاتے۔ اس لئے ان پر آپ کے کہنے کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میں نے ان کو بتایا کہ آپ رات کو صفائی پر وعظ کریں۔ اور صبح کو آپ ہی ٹوکری کدال لے کر صفائی کرنا شروع کر دیں۔ تو دوسرے لوگ خود بخود آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں گے

ظلم کے خلاف آواز اٹھانا

غرض مولوی ولی داد خان صاحب کا قتل۔ اور ان لوگوں کے ہاتھوں قتل جو ان کے قریبی رشتہ دار یعنی چچازاد بھائی تھے۔ پھر ان کے بچہ کو ذبح کرنا جو کہ ان لوگوں کا بھانجہ تھا۔ یہ بہت ہی دردناک واقعہ ہے۔ مگر ہمارے ملک میں اس سے بھی زیادہ وحشت ناک اور خطرناک واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ مگر کوئی ظالموں کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ کرنے کی بھی جرأت نہیں کرتا۔ اور جو لوگ کچھ اثر اور رسوخ رکھتے ہیں۔ وہ کہہ دیتے ہیں۔ یہ عوام کا کام ہے۔ کہ آگے بڑھیں۔ ہم تو بڑے آدمی ہیں۔ حالانکہ جب تک اپنے آپ کو لوگوں کا ادنےٰ خادم نہ ثابت کیا جائے اور اپنے اندر سچی قربانی کا مادہ پیدا نہ کیا جائے۔ دوسروں پر اثر نہیں ہو سکتا۔ پس ضروری ہے۔ کہ ہر جگہ کے لوگ آپ لوگوں کو اپنا سچا ہمدرد اور خیر خواہ یقین کریں۔ اور جب یہ حالت ہو گی۔ تو وہ آپ کی باتوں پر بھی ایمان لانے میں عذر نہ کریں گے اور انہیں قبول کر لیں گے۔

ہمارے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارے پٹھان بھائی خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دینے سے ذرا دریغ نہیں کرتے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ پنجابیوں میں ابھی یہ جرأت نہیں۔ گو ہمارے ملک میں افغانستان کی طرح قتل ہونے کے مواقع تو نہیں مگر ایسے مواقع ضرور ہیں۔ جن میں بھوکا رہنا پڑتا ہے۔ ننگا رہنا پڑتا ہے۔ ملازمتیں گنوانی پڑتی ہیں۔ قید ہونا پڑتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر اس کے لئے ہمارے آدمیوں میں کوئی تیاری نہیں پائی جاتی۔ میں نے کہا ہے کہ ہمارے ہاں بھی لوگوں پر مظالم ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے خلاف آواز اٹھانا ہمارا فرض ہے۔ اگر کوئی تھانیدار کسی گاؤں میں چلا جائے۔ تو وہ جسے چاہے ننگا کر کے جوتے لگاتا ہے۔ اور اس طرح ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ اور آخر ان لوگوں سے پیسے وصول کر کے چل دیتا ہے۔ حالانکہ وہ مجرم نہیں ہوتے۔ مگر کوئی شخص گورنمنٹ کے پاس اس کی رپورٹ نہیں کرتا۔ حالانکہ گورنمنٹ نے خود اعلان کر رکھا ہے۔ کہ اگر کوئی افسر بے جا تشدد کرے اور رشوت لے۔ تو اس کی رپورٹ کی جائے۔ چونکہ رپورٹ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یا تو رشوت لینے والا قید ہو گا۔ یا رپورٹ کرنے والے کو جھوٹی رپورٹ کی بنا پر قید ہونا پڑے گا یہ گورنمنٹ نے اس لئے رکھا ہے۔ کہ لوگ جھوٹی رپورٹیں کر کے افسروں کو بدنام نہ کریں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوگ سچی رپورٹیں بھی نہ کریں۔ لوگ خود غرضی اور اپنے بچاؤ کی خاطر کہ اگر ہم نے رپورٹ کی تو شاید ہم کو قید ہونا پڑے۔ ایسے واقعات کی رپورٹ نہیں کرتے۔ حالانکہ میرے نزدیک اگر چالیس آدمی ایسے تیار ہو جائیں جو قید و بند کی کوئی پروا نہ کریں۔ اور جہاں ایسا موقعہ پیش آئے فوراً گورنمنٹ کے پاس اس کی رپورٹ کر دیں۔ تو گورداسپور کے ضلع سے رشوت ستانی بالکل دور ہو سکتی ہے۔ اور جب آپ ایسا کریں گے۔ تو ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ آپ کی پوری پوری مدد کریں گے۔ کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ یہ ہمارے خیر خواہ اور ہمارے ہمدرد ہیں اور خود تکلیف اٹھا کر ہمارے لاکھوں روپے بچاتے ہیں۔

ایک واقعہ

عیسائیوں کی پرانی تاریخوں کو دیکھئے کہ ان لوگوں نے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر خدمات کیں اور اس کا بڑا شاندار نتیجہ نکلا۔ ایک واقعہ سنا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ بناوٹی کہانی ہی ہو۔ کہ بعض جلسوں پر تماشہ کے طور پر خونخوار شیر یا بیل کے سامنے آدمی کو ڈال دیا جاتا تھا۔ بادشاہ اور ہزاروں تماش بین اس وحشیانہ نظارہ کو دیکھتے مگر کوئی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ ایک موقعہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ دو عیسائیوں نے اس سے بادشاہ کو منع کیا اور لوگوں کو بھی توجہ دلائی۔ مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ لیکن جب ایک دن پھر ایک آدمی کو شیر کے سامنے ڈالنے گئے۔ تو ان دونوں میں سے ایک اس ظلم کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے شیر کے آگے کود پڑا گو اسے بھی شیر نے ٹکڑے ٹکڑے تو کر دیا مگر اس کے پروٹسٹ کا یہ اثر ہوا۔ کہ یکدم لوگوں کی طبائع اس ظلم کے خلاف ہو گئیں اور آخر کار ساری سلطنت سے بادشاہ کو یہ ظالمانہ رسم اڑا دینی پڑی۔ ممکن ہے۔ یہ محض قصہ اور کہانی ہو۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر کسی ظلم کے خلاف چند آدمی بھی تہیہ کر لیں تو اس کا سدباب ہو سکتا ہے

اپنے بھائی کے نمونہ سے سبق

آپ لوگوں کے پاس بے شک سچائی ہے۔ آپ کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی محبت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کے دین کی محبت ہے۔ مگر جب تک آپ اس محبت کو عملی جامہ نہ پہنائیں گے۔ تب تک یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں نہیں دیکھ سکتے۔

عام لوگ عقائد کو۔ دلائل کو۔ اور فلسفیانہ باتوں کو نہیں جانتے۔ ان پر تو ایک ہی چیز اثر کر سکتی ہے۔ اور وہ صرف آپ لوگوں کا عملی نمونہ ہے۔ وہ جب ان کے سامنے پیش کریں گے۔ اس کا فوراً اثر نظر آنے لگ جائے گا۔ ہمارے بھائی ولی داد خان صاحب مرحوم نے اپنے ملک کی خاطر اور اپنی قوم کی خاطر اور دین کی خاطر قربانی کا عملی نمونہ پیش کیا اور اپنی جان تک قربان کر دی۔ ہمیں چاہئے۔ کہ ہم بھی اپنے بھائی کے نمونہ سے سبق حاصل کریں۔ اور بڑی سے بڑی قربانی کریں۔ غرض آپ اپنا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ لوگ آپ کو اپنا خیر خواہ۔ اپنا ہمدرد اور اپنا غمگسار یقین کرنے پر مجبور ہوں۔ اور ان کو یہ کہنا پڑے کہ احمدی جماعت ملک کی سب سے بڑھ کر خدمت گزار اور ہمدرد ہے۔

صحابہؓ کے سے جوش اور استقلال کی ضرورت

مولوی ولی داد خان صاحب کی شہادت دراصل ہمیں چیلنج ہے۔ سب سے پہلے ہماری جماعت کو ۱۹۰۳ء میں ایسا چیلنج دیا گیا۔ گویا ۳۶ سال سے برابر افغانستان کا ملک ہماری جماعت کو یہ چیلنج دے رہا ہے۔ کہ ہم تمہاری باتوں کو ہرگز سننے کے لئے تیار نہیں۔ ادھر اپنے ملک میں کئی مولویوں کو ہم نے یہ کہتے سنا ہے۔ کہ تم ذرا افغانستان میں جا کر تبلیغ کرو تو پتہ لگے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس چیلنج کو قربانی کے رنگ میں قبول کریں افغانستان میں بھی ہماری تبلیغ ہو سکتی ہے۔ مگر ایسی قربانی سے جو کہ متواتر اور مسلسل ہو۔ حتےٰ کہ اس ملک کے لوگ اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ اس وقت افغانستان کے حق پسند لوگ احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔ گو ایسی تدابیر بھی اختیار کی جا سکتی ہیں۔ کہ ہمارے آدمیوں کی جانیں بھی محفوظ رہیں۔ اور تبلیغ بھی ہوتی رہے۔ مگر اس کے لئے استقلال کی ضرورت ہے۔ روس میں بھی ایسا ہی چیلنج ہم کو دیا گیا ہے۔ مگر وہ بھی اسی صورت میں قبول کیا جا سکتا ہے۔ جب ہمارے اندر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا سا استقلال اور جوش پیدا ہو۔ اور جب تک استقلال نہ ہو۔ اس وقت تک کامیابی مشکل ہے۔ اگر یہ چیز ہمارے دوست اپنے دلوں میں پیدا کر لیں۔ تو پھر دنیا کا کوئی ملک ہم کو مظالم کا نشانہ نہیں بنا سکتا ۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی تقریر

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے مولوی صاحب موصوف کی شہادت کے واقعات سُنانے کے بعد فرمایا:-

قرآن مجید کے ابتدائی پاروں میں جنگِ اُحد کا مفصل واقعہ بیان کیا گیا ہے اور کئی رکوع اس عظیم الشان واقعہ کے ذکر میں صرف کئے گئے ہیں - ان میں جہاں جنگِ احد کے موقعہ پر بہت سے مسلمانوں کا زخمی ہونا - ستر صحابہؓ کا شہید ہونا - بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی زخمی ہونا - حتے کہ آپ کے شہید ہو جانے کی افواہ وغیرہ باتوں کا ذکر ہے - وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے - کہ یہ جنگ جنگِ فرقان ہے فرقان کے معنے ہیں حق اور باطل میں فرق کر دینے والی بات :-

جنگ بدر

جنگ بدر کو بھی اسی لئے فرقان کہا گیا ہے - کہ لیقطع طرفا من الذین کفروا (آل عمران ع ۱۳) تا کفار کے سردار اور لیڈر مارے جائیں - اور دُنیا کو پتہ لگ جائے - کہ مسلمان مقبولِ الٰہی ہیں - اور حق پر ہیں - مگر کفار غیر مقبول اور ان کا خدا سے کوئی تعلق نہیں - اور جن بتوں کو وُہ پوجتے ہیں - وُہ کچھ چیز نہیں - کیونکہ اس جنگ میں خدا تعالےٰ نے بڑی بھاری تعداد والوں - اور ساز و سامان والوں کو شکست دے کر ثابت کر دیا - کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیوا مقبول ہیں اور آپ کے مخالف خدا کی نظر میں غیر مقبول ہیں :-

جنگ اُحد

جنگ بدر کے ایک سال بعد جنگ احد ہُوئی - جس میں ستر مسلمان مارے گئے اور ستر ہی زخمی ہُوئے - خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زخم آئے - مگر باوجود اس کے یہ جنگ فرقان ہے - کیونکہ اگر جنگ بدر نے مومن اور کافر میں فرق کر دکھلایا - اور مومنوں کو نصرت اور کافروں کو ذلت ہُوئی - تو اسی طرح جنگِ احد بھی فرقان ہے - مگر مومنوں اور کافروں کے درمیان نہیں - بلکہ مومنوں اور منافقوں کے درمیان - کہ باوجود دُشمن کی غیر معمولی کثرت کے - اور باوجود ان کے ساز و سامان کی زیادتی کے مخلص مسلمان حضورؐ کے جھنڈے کے نیچے پروانہ وار قربان ہو گئے - مگر منافق لڑائی سے پہلے ہی سینکڑوں کی تعداد میں واپس لوٹ گئے - اور منافق اعتراض کرتے اور حیلے بہانے بناتے رہے - مگر سچے مسلمان بخوشی سر فروشی کے لئے میدانِ جنگ میں کود پڑے - غرض اگر جنگِ بدر کافروں اور مومنوں کے درمیان یوم الفرقان ہے - تو یقیناً جنگ احد مومنوں اور منافقوں کے درمیان فرق کرنے والی ہے :-

جنگِ احد کی ایک خاص وجہ

پس ایک وجہ تو جنگ احد کی خدا تعالےٰ نے یہ بیان کی ہے - کہ تا اس سے مخلص اور غیر مخلص مسلمانوں میں فرق کر کے دکھلایا جائے

اس کے علاوہ ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے - ویتخذ منکم شھداء (آل عمران ع ۱۴) یعنی خدا چاہتا تھا - کہ تم میں سے بعض لوگ شہداء بنیں دکھیو - یہ کیسی عجیب بات ہے - خدا تعالےٰ نے کئی باتیں بیان کیں - کہ جنگ احد کی یہ وجوہ ہیں - پھر ان پر عطف ڈالتے ہُوئے فرمایا ویتخذ منکم شھدا - یعنی اس جنگ کی ایک بڑی بھاری غرض یہ بھی تھی - کہ امت میں سے کچھ لوگ شہید ہوں - جو اپنی جانیں قربان کریں - پس جنگِ احد کی وجوہات میں سے ایک مستقل وجہ یہ ہے - کہ مسلمانوں کو شہادت کا مرتبہ حاصل ہو - اور اگر صحابہؓ اسلام کی خاطر اپنے وطن نہ چھوڑتے - ماریں نہ کھاتے - اور قتل ہو کر شہید نہ ہوتے - تو کیا آج ہم فخریہ کہہ سکتے تھے - کہ دینِ اسلام برحق ہے صحابہ کرامؓ نے اپنے وطن چھوڑے - مگر اسلام کو نہ چھوڑا - ماریں کھائیں - مگر اسلام کا انکار نہ کیا - قتل ہو گئے - مگر اس سچے دین کا دامن ہاتھ سے نہ دیا - پس صحابہؓ اس لئے مارے گئے - اور اس لئے انہیں شہادت کا موقعہ دیا - تا کہ ہم ان کی شہادت کو اسلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش کر سکیں - اگر اسلام سچا مذہب نہ ہوتا - تو صحابہ اس کے لئے کبھی مال و جان - عزت و آبرو - اور وطن کی قربانیاں نہ کرتے - پھر جنگ کی ایک مستقل وجہ یہ بھی ہے - کہ اسلاف بھی اپنی جانیں اللہ کے لئے دیں - اور وُہ پہلوں کا نیک نمونہ دیکھ کر حق پر قائم رہنے کی توفیق اور جرأت پائیں - حق کی خاطر اگر اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ہمیشہ کی جدائی بھی اختیار کرنی پڑے - تو بخوشی برداشت کریں - مگر حق کو نہ چھوڑیں تا کہ بعد کی نسلیں کہہ سکیں - کہ ہم حق پر ہیں - کیونکہ اس حق کی خاطر ہمارے بزرگوں نے اپنی جانیں تک دینے سے دریغ نہیں کیا -

غرض برگزیدہ قوم میں کچھ لوگ نمونہ کے طور پر ایسے ہوتے ضروری تھے - اس لئے خدا نے فرمایا - کہ جنگ احد کی ایک وجہ یہ تھی - کہ امت میں ایسے لوگ بھی ہوتے رہیں جو شہید ہوں - اور قوم کے لئے نمونہ بنیں :-

جس طرح صحابہ کو خدا نے شہادت کا موقعہ دیا - اسی طرح کا چونکہ حکومت برطانیہ میں ہم احمدیوں کو نہ مل سکتا تھا لیکن احمدیت کی حقانیت بھی قربانی - اور شہادت کو چاہتی تھی - اس لئے خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت نمودار ہوئی کہ کابل سے وُہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب کو یہاں لایا - وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یہاں آئے اور جب اپنے علاقہ میں واپس گئے - اور امیر عبد الرحمٰن کو معلوم ہُوا - کہ یہاں ایک ایسا شخص آیا ہے - جو کہتا ہے - کہ اس زمانہ میں تلوار کے ساتھ جہاد نہیں - تو اس نے دربار میں ان کو بلا کر پوچھا - اور جب انہوں نے اقرار کیا - تو سر دربار ان کے گلے میں پٹکا ڈلوا کر مروا دیا -

اگر یہ واقعہ ہماری جماعت میں نہ ہوتا بلکہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مرحوم بخار سے - فوت ہو جاتے - تو دنیا سے ان کی موت ہوتی - گر کر مر جاتے - پانی میں ڈوب جاتے - غرضکہ کسی اور طریق سے وفات پا جاتے - تو بھی ان کی زندگی بہر حال ختم ہو جاتی - مگر انہوں نے برسر دربار سب کے سامنے اپنی جان دے دی - کیوں؟ ویتخذ منکم شھداء تا کہ خدا تعالےٰ جماعت احمدیہ میں سے بھی شہداء بنائے اور لوگ ان پر فخر کریں - ان سے نمونہ پکڑ سکیں - کیونکہ بعض اوقات جب ایک مشکل کام کو ایک شخص کر لیتا ہے - تو دوسروں کو اس مشکل کام کے کر لینے کی جُرأت حاصل ہو جاتی ہے - اور وُہ بھی کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی اس کام کو کریں گے :-

پس خدا تعالےٰ نے سچی جماعتوں میں مستقل طور پر یہ بات رکھی ہے کہ ان میں شہدا بھی ہوں - تا کہ ان کی صداقت ظاہر ہو - اور وہ علانیہ دُنیا کے سامنے اس کو پیش کر کے فخر کر سکیں :-

دیکھو کئی ہمارے اسلاف اور بزرگ نیک تھے - خدا رسیدہ تھے - مگر ان کی موت کو ہم دُنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتے - لیکن جو خدا کے راستہ میں شہید ہوں ان کو ہم دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے ان پر فخر کر سکتے ہیں اسی طرح حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کا واقعہ ہے - کہ بادشاہ نے ان سے کہا - کہ مولوی صاحب آپ میرے کان میں ہی کہدیں - کہ میں ان عقائد کو نہیں مانتا - پھر میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں - کہ آپ کو بچا سکوں گا لیکن آپ انکار کر دیتے ہیں - کیوں؟ ویتخذ منکم شھدا - تا کہ ہم میں شہدا بنائے جائیں :-

مولوی نعمت اللہ صاحب شہید

پھر مولوی نعمت اللہ صاحب جو مدرسہ احمدیہ میں پڑھتے رہے - انکی طبیعت سادہ اور خط نہایت معمولی تھا - میں کئی دفعہ ہنسکر کہہ دیتا - آپ تو یونہی وقت ضائع کرتے ہیں اردو لکھنا آپ کو نہیں آسکتا - آپ کیا پڑھیں گے وہ ہر درس میں شریک ہوتے اور کہتے رہیں چاہتا ہوں - کہ کسی نہ کسی طرح کچھ سیکھ جاؤں - اور اپنے ملک میں جا کر تبلیغ کروں -

مولوی عبد الحلیم اور مولوی نور الٰہی شہید

اسی طرح مولوی عبد الحلیم صاحب اور مولوی نور الٰہی صاحب تھے۔ ان سب کو ظالموں نے شہید کر دیا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ شہید صرف وہی نہیں جسے کوئی ظالم بادشاہ ہی قتل کرے۔ بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ من قتل دون عرضہ فھو شھید۔ من قتل دون مالہ فھو شھید یعنی جو شخص اپنا مال بچاتے ہوئے یا اپنی عزت بچاتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ تاکہ اور لوگوں کو جرأت پیدا ہو کہ وہ بھی اپنے اپنے مالوں اور اپنی عزتوں کی حفاظت کریں خواہ اس کے لئے اپنی جانیں ہی دینی پڑیں۔ تو ہر مسلمان جو بلاوجہ قتل کر دیا جائے۔ وہ شہید ہے۔

مولوی ولی داد صاحب کی شہادت

اسی طرح مولوی ولی داد صاحب ہیں ان کے رشتہ داروں نے نہ ان کی بیوی کا خیال کیا حالانکہ وہ ان کی ہی حقیقی بہن تھی نہ اس معصوم اور ننھے بچہ کا احساس کیا۔ جو ان کا ہی بھانجہ تھا۔ اور اس کو ذبح کر دیا۔ پھر ان کو تین گولیوں سے قتل کیا۔ وہ زخمی ہو کر عشاء سے فجر تک اللہ اللہ کرتے رہے۔ مگر کسی نے پانی تک نہ دیا۔ جب صبح کو وہ فوت ہوئے۔ تو تین دن بے گور و کفن ان کی لاش پڑی رہی۔ اور اب یہ بھی پتہ نہیں کہ ان ظالموں نے لاش کو کہاں پھینکا یا دفن کیا۔

حضرت امام حسینؓ نے یزید سے کہا تھا کہ تمہارا انتخاب صحیح نہیں کیونکہ تم زبردستی تلوار سے خلافت کا منصب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اور پھر حضرت امام حسین اسی سلسلہ میں مارے بھی گئے۔ گو یزید کی دو اڑھائی برس حکومت رہی۔ مگر ہر مسلمان اس بات سے متاثر ہے۔ کہ یزید نے ظالمانہ فعل کیا۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مظلوم تھے۔ انہوں نے اپنے بیوی بچوں کا خیال نہ کیا۔ اپنی جان کی حفاظت کی فکر نہ کی۔ مگر کیا نتیجہ نکلا یہ کہ یزید کو اب تک سب دنیا ظالم کہتی ہے۔ مگر حضرت امام حسین کو شہید۔ اور ان پر ناز کرتی اور ان کی شہادت پر فخر کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے باعث فخر

اسی طرح مولوی ولی داد خان صاحب مارے گئے۔ ان کے بچہ کو ذبح کیا گیا۔ یہ کیوں ہوا۔ صرف احمدیت اور قبول حق کی وجہ سے اس لئے ان کا یہ قتل اگرچہ قابل رنج اور افسوسناک ہے۔ مگر ہمارے لئے ایک خوشی بھی ہے۔ کہ ان کا قتل لیتخذ منکم شھداء کے مطابق ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ فرض کرو اگر وہ اس طرح نہ مارے جاتے۔ بلکہ اور کسی ذریعہ سے ان کی موت واقع ہو جاتی یا بڈھے ہو کر دنیا کو چھوڑتے کیونکہ یہ دنیا ہر ایک کو چھوڑنی ہی پڑتی ہے۔ تو کیا ہم یہ فخر یہ کہہ سکتے تھے۔ جو آج ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہمارا ایک اور بھائی بے گور و کفن مارا گیا۔ ان کے معصوم بچہ کو قتل کیا گیا۔ مگر انہوں نے دین برحق کو نہ چھوڑا۔ ہرگز نہیں۔ پھر ایک اور بھی خدا کا فضل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بیشک قرآن کریم میں ایسے موقعہ پر کمزوروں کے لئے ایک رعایت بھی رکھی ہے۔ جو الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان (نحل ع ۱۴) کے الفاظ میں ذکر کی گئی ہے کہ اگر ایسے خطرناک حالات ہوں۔ اور دل میں ایمان ہو تو ایسا شخص اپنی جان بچا سکتا ہے مگر یہ رعایت کمزوروں کے لئے ہے اور اس کے لئے یہ ضروری رکھا ہے۔ کہ اس اکراہ و جبر کی حالت کے بعد جس میں کسی نے موت کے ڈر کے مارے اظہار کفر کر دیا۔ وہ اپنے وطن کو چھوڑ دے۔ ہجرت اور جہاد کی تکالیف برداشت کرے۔ اور اس طرح اپنی اس کمزوری کے دھبہ کو دھوڈالے۔

مگر یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ ہمارے کسی بھائی نے کبھی ایسے حالات میں اس کمزوری والی رعایت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ ان لوگوں کا نمونہ دکھایا۔ جو کہ اعلےٰ نمبر دل پر پاس ہونے والے ہیں۔ اور خدا کے خاص مقبول ہوتے ہیں۔ اور جو سب سے پیچھے آتے مگر آگے نکل جاتے ہیں۔

پیچھے آنیوالے اور آگے نکل جانیوالے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت پر ان کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے نکل گیا۔ یہ بالکل درست ہے۔ اس کی مثال آپ کو سناتا ہوں۔ فرض کرو ایک شخص پیدل یا موٹر یا اور کسی سواری کے ذریعہ کلکتہ روانہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص ہوائی جہاز کے ذریعہ کلکتہ جاتا ہے۔ پہلا شخص بھی کلکتے تو پہنچ جائے گا۔ مگر جو ہوائی جہاز میں بیٹھ کر سفر کرے گا۔ باوجودیکہ وہ پیچھے روانہ ہوا۔ وہ اس پہلے شخص کی نسبت بہت جلد کلکتہ پہنچ جائے گا۔

اسی طرح خدا نے نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ احکام مقرر فرمائے ہیں۔ جو ان کو ذریعہ بنائے گا۔ وہ بیشک خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرے گا۔ اور نجات پائیگا لیکن جس طرح سفروں میں بعض لوگ پیچھے روانہ ہو کر آگے نکل جاتے اور پہلے منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ اسی طرح شہید ہونا۔ گویا ہوائی جہاز میں سوار ہو کر جلدی سفر طے کر لینا ہے۔

عمل کم مگر اجر زیادہ

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص اس وقت آیا جب کہ جنگ ہو رہی تھی۔ اس نے کہا کہ حضور میں مسلمان ہوں یا جنگ میں کود پڑوں حضور نے فرمایا کہ پہلے اسلام کا اظہار کر اُس نے اسلام کا اظہار کیا کلمہ طیبہ پڑھا۔ پھر وہ جنگ میں شریک ہو گیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد مارا گیا۔ آپ نے فرمایا عمل قلیلاً اجر کثیراً۔ کہ عمل تو کم ہے۔ مگر اجر بڑا ہے۔ تو جس طرح کلکتہ میں اور سواریوں کی نسبت ہوائی جہاز جلدی پہنچا دیتا ہے۔ اسی طرح قانون شریعت اور قانون آخرت میں بھی خدا نے کو آسانیاں رکھ دی ہیں۔ کہ اگر ہم نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ احکام بجا لائیں۔ تو خدا کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر جو خدا کے راستہ میں مارا جائے وہ بہ نسبت اور نیک کاموں کے جلد خدا تک پہنچ جائے گا۔ اور انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے متعلق فرمایا کہ وہ پیچھے آئے۔ مگر آگے بڑھ گئے۔

اسی طرح مولوی ولی داد خان صاحب کا انجام بھی حق پر ہوا۔ وہ بھی نماز۔ روزہ وغیرہ احکام اسلام سے خدا کا قرب تو حاصل کر لیتے۔ مگر یہ ان کی بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ ان کو خدا کے حضور بہت جلدی پہنچنے کا ذریعہ ملا۔ اور ان اعلےٰ درجات کے وارث ہو گئے [illegible] اور شہیدوں کے لئے خدا نے رکھے ہیں۔

حضرت عمرؓ کی شہادت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتنے بڑے انسان تھے۔ مگر وہ بھی شہادت کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک۔ کہ اے خدا مجھے اپنی راہ میں شہادت پانے کا موقعہ عطا فرمایا۔ ہو سکتا تھا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو خلیفہ وقت تھے۔ اور مختلف ممالک ایران وغیرہ میں جا کر کسی جنگ میں شہید ہوتے اور ان کی یہ دعا قبول ہو جاتی۔ اور ان کو شہادت کا مرتبہ مل جاتا۔ مگر انہوں نے کہا تھا۔ واجعل موتی فی بلد رسولک یعنی اے اللہ میری موت اپنے رسولؐ کے شہر یعنی مدینہ میں کیجیو۔ آخر خدا تعالےٰ نے وہاں ہی شہادت کے سامان پیدا کر دئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر میں ہی ایک شخص نے آپ کو شہید کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ شہادت نہایت اعلےٰ مرتبہ ہے۔ تبھی تو حضرت عمرؓ جیسا انسان شہادت کی تمنا کرتا تھا۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ شہداء کو بعض ایسے مقامات حاصل ہونگے کہ انبیاء بھی ان پر رشک کریں گے۔

شہادت کی اہمیت

خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل کہ میری یہ دلی خواہش ہے۔ کہ میں خدا کی راہ میں شہادت پاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں۔

تو شہادت ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جس کی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی خواہش رکھتے تھے اس لئے شہادت پانا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ لیتخذ منکم شھداء تاکہ ہم میں سے خدا بعض کو شہادت کا مقام دے کر انہیں ہمارے لئے باعث فخر بنائے۔ جن کا ہم نمونہ اختیار کر سکیں۔ اور یہ خدا کے افضال اور اس کی برکات و انعامات میں سے ہے۔

پھر شہید کو کوئی زیادہ تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسا ہی ہے کہ جیسے چیونٹی کاٹ لے۔ اور اس کی ایک موٹی وجہ ہے جو شخص ڈرے گا اس کو ایک دکھ تو اس اپنی کمزوری کی وجہ سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس وقت بھی سخت عذاب محسوس کرتا ہے۔ تکلیف تو ڈرنے والے کو ہوتی ہے۔ جیسے کسی کو پھانسی دی جانے والی ہو۔ اور وہ گھبرائے اور رونے پیٹنے لگے۔ تو اسے زیادہ تکلیف ہوگی مگر جو خوشی سے اس کے لئے تیار ہو۔ کہ خواہ مجھے اپنی بیوی چھوڑنی پڑے بچے جدا ہو جائیں۔ والدین سے الگ ہونا پڑے۔ میں سب کچھ برداشت کروں گا۔ مگر اسلام کو نہیں چھوڑوں گا تو اس کے اندر چونکہ ڈر نہیں رہتا۔ اس لئے اس کو پھانسی کے وقت بھی تکلیف اتنی ہی ہوگی جتنی کانٹے کی ہوتی ہے

باعث فخر نمونہ

غرضیکہ ان کی شہادت گو ہمارے لئے رنج کا موجب ہے۔ مگر خوشی کا باعث بھی ہے۔ کہ خدا تعالے نے ان کو ہمارے لئے باعث فخر نمونہ بنایا۔ اور ان لوگوں میں سے نہیں بنایا جو کمزوری دکھاتے ہیں۔ یا پھر کمزوری کی رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بلکہ اعلےٰ ایمانداروں میں سے بنایا۔ اور پھر یہ ان کے لئے بھی فخر اور عزت کا باعث ہے۔ کہ خدا نے ان کو ایسی نعمت دی کہ جس کے ذریعہ وہ بہت جلد پیچھے سے آکر بہت سے لوگوں سے آگے بڑھ گئے۔ اور خدا کا قرب پا لیا۔ میری دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان پر اور ان کی بیوی پر اور ان کے تمام رشتہ داروں پر۔ اور ان کے ملک کے تمام لوگوں پر فضل کرے۔ جن کی بہتری اور بھلائی کی خاطر انہوں نے اس قربانی کو قبول کیا۔ اور خدا ہمارے لئے بھی اس شرف کو قائم رکھے۔ اور اگر ایسی قربانی کا ہمیں بھی موقعہ نصیب ہو۔ تو ہم کمزوروں والی رعایت سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ بلکہ اعلےٰ اور کامل لوگوں کی سی قربانی کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔

برما کے خریداروں کو ضروری اطلاع

برما کے خریداران الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ رجسٹرڈ اخبارات کے لئے برما کا پوسٹیج دس تولہ تک روپیہ ہے۔ اور ہمارے دو پرچوں کا وزن جو ہر دوسرے روز پیکٹ کی صورت میں برما کے خریداروں کی خدمت میں بھیجے جاتے ہیں دس تولہ سے بہت کم ہے۔ لہٰذا آئندہ ان سے بھی الفضل کا سالانہ چندہ وہی لیا جائے گا جو ہندوستان کے خریداروں سے لیا جاتا ہے یعنی پندرہ روپیہ جن اصحاب کی طرف سے حال میں اٹھارہ روپے سالانہ چندہ کے حساب سے قیمت آچکی ہے ان کی میعاد چندہ بڑھا دی جائے گی۔

برما کے خریدار یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ اب انہیں ہفتہ میں تین بار اخبار بھیجنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس طرح انہیں دو دو اخبار کا پیکٹ ہفتہ میں تین بار ملا کریگا۔ درآں حالیکہ پہلے انہیں چھ اخبار کا ایک پیکٹ ہفتہ میں ایک بار ملا کرتا تھا۔

خاکسار مینیجر الفضل

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۹۳۹ء تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

یہ نتیجہ جماعت نہم سے لے کر جماعت پنجم تک کا ہے۔ پرائمری کا نتیجہ شامل نہیں۔ جماعت نہم سے پنجم تک کل طلباء جو امتحان میں شریک ہوئے ۲۸۲ تھے جن میں سے ۲۴۳ پاس ہوئے نتیجہ ۸۶ فیصدی رہا۔

جن طلباء کے نام اس فہرست میں درج ہیں وہ افسوس ہے کہ کامیاب نہیں ہو سکے بعض کو دوبارہ موقع دیا گیا ہے کہ وہ ۱۲ اپریل تک تیاری کر لیں۔ اس دن ان کا دوبارہ امتحان ہوگا خط کشیدہ اسماء بورڈر ہیں۔ جن کی کل تعداد ۹۱ ہے۔ ان میں سے ۸۶ طلباء کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۹۵ فیصدی رہا۔ پاس ہونے والے طالبعلم کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہمراہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کم از کم ایک طالبعلم اور لائے سکول مجلس مشاورت کے بعد ۱۱ اپریل کو کھلے گا اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی تمام طلباء کو چاہئیے کہ اس تاریخ تک ضرور یہاں پہنچ جائیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

جماعت نہم والے

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر جملہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ	رول نمبر (بی)	نام طالب علم	نمبر جملہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۴۰۱	عبدالقادر شیخ	۴۴۴/۷۵۰	۷۱/۱۰۰	پاس	۴۵۱	احمد حسین	۵۰۰	۳۸	پاس
۴۰۲	سعید احمد	۴۱۵	۶۲	؍	۴۵۳	محبوب احمد	۳۷۲	۶۷	؍
۴۰۳	عبدالسلام ڈاڈکر	۲۲۷	۶۰	ترقی دیا گیا	۴۵۶	عبدالقیوم	۵۲۶	۸۷	؍
۴۰۵	بشیر الدین	۳۶۹	۴۷	پاس	۴۵۸	محمد اسمٰعیل	۲۵۶	۵۹	ترقی دیا گیا
۴۰۶	نذیر احمد جٹ	۴۱۴	۴۸	؍	۴۵۹	عبداللہ	۴۰۷	۶۵	پاس
۴۰۷	محمد سلیمان عرفانی	۲۵۲	۵۵	ترقی دیا گیا	۴۶۰	محمد سعید	۲۸۳	۷۴	؍
۴۱۱	احسان الٰہی	۴۵۸	۲۷	پاس	۴۶۱	مرزا مجید احمد	۴۴۸	۶۱	؍
۴۱۴	خورشید احمد	۳۵۸	۴۱	؍	۴۶۳	قدرت اللہ	۲۵۷	۲۴	ترقی دیا گیا
۴۱۷	مبارک محمود	۲۱۱	۲۷	ترقی دیا گیا	۴۶۴	سلطان احمد	۳۶۳	۵۴	پاس
۴۱۸	محمود احمد سعید	۴۸۴	۳۸	پاس	۴۶۵	عبدالکریم	۳۸۷	۴۵	؍
۴۱۹	بشیر احمد سعید	۳۰۴	۲۶	؍	۴۶۶	عبدالرشید	۴۲۰	۷۶	؍
۴۲۱	محمد عاصم	۲۵۰	۲۹	ترقی دیا گیا	۴۶۷	بشیر دین اللہ دین	۴۲۴	۵۱	؍
۴۲۳	منور احمد	۴۵۰	۹۳	؍	۴۶۸	محمد یوسف	۴۱۷	۶۸	؍
۴۲۴	عزیز احمد	۲۹۲	۳۸	؍	۴۷۱	محمد لطیف	۵۱۱	۸۰	؍
۴۲۵	عبدالباسط	۳۲۸	۵۶	پاس	۴۷۳	فضل الرحمن	۳۸۴	۵۰	؍
۴۲۶	فتح علی	۴۵۶	۶۷	؍	۴۷۴	جلال دین	؟	۵۱	ترقی دیا گیا
۴۳۰	محمد یحییٰ	۲۲۶	۴۵	ترقی دیا گیا	۴۷۵	ظہور اللہ خان	۴۰۳	۶۱	پاس
۴۳۱	ریاض احمد	۴۶۹	۷۰	پاس	۴۷۶	رشید احمد	۴۹۵	۵۴	؍
۴۳۲	عبدالسلام شیخ	۲۵۵	۳۸	؍	۴۷۷	عبدالغنی	۴۲۷	۵۷	؍
۴۳۴	عبدالرشید صاحبزادہ	۴۵۵	۴۴	ترقی دیا گیا	۴۷۸	اقبال احمد	۵۷۲	۷۱	؍
۴۳۵	محمود عبداللہ	؟	۶۰/۱۳۶	؍	۴۷۹	محمد احمد	۴۴۷	۳۸	؍
۴۳۷	محمد سلیمان سعید	۳۹۳	۵۵/۱۰۰	پاس	۴۸۱	یوسف اسمٰعیل	۴۵۸	۶۸	؍
۴۳۹	محمد افضل	۴۷۹	۱۱۵/۱۳۶	ترقی دیا گیا	۴۸۳	عزیز الرحمن	۳۸۵	۶۸	؍
۴۴۱	فضل قادر	۴۹۴	۱۰۷/۱۳۶	پاس	۴۸۵	بشیر احمد ڈار	۵۷۰	۴۰	؍
۴۴۲	یوسف سعید	۲۹۶	۱۱۷/۱۳۶	ترقی دیا گیا	۴۸۶	ظہور احمد	۴۷۵	۵۱	؍
۴۴۴	یشپال رائے	۲۱۱		؍	۴۸۸	عبدالسلام ہزاروی	۴۳۵	۶۲	؍
۴۴۵	عزیز احمد	۳۶۵	۶۲/۱۳۶	پاس	۴۸۹	عبدالغنی ہاشم	۴۴۵	۶۳	ترقی دیا گیا
					۴۹۰	عبداللطیف	۳۸۵	۶۰	پاس

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر جملہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۴۹۲	ظفر اللہ	۲۵۲	۱۹/۳۶	ترقی دیا گیا
۴۹۳	عبداللطیف اٹکی	۳۲۰	۳۹	پاس
۴۹۴	سلطان صلاح الدین	۳۲۰	۲۱/۳۶	ترقی دیا گیا

ذیل کے طلباء کا دئے ہوئے مضمون کا ۱۲/۴/۳۹ کو دوبارہ امتحان ہوگا۔ جو طالب علم اس دن غیر حاضر ہوگا۔ وہ فیل سمجھا جائے گا۔

رول نمبر	نام طالب علم	مضمون
۴۸۰	وحید احمد	دینیات
۴۹۱	محمد اسلم	تمام مضامین
۴۴۳	مدن لال	" "

جماعت ہشتم اے

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر جملہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۳۰۱	نور الحق	۵۳۴/۹۰۰	۸۱/۱۰۰	پاس
۳۰۲	منصور احمد ملک	۲۷۵	۶۹	ترقی دیا گیا
۳۰۳	ناصر علی	۳۳۷	۷۰	"
۳۰۵	فضل عمر	۵۶۸	۶۵	پاس
۳۰۶	محمد داؤد	۴۶۶	۶۸	"
۳۰۷	منور احمد	۵۰۴	۸۷	"
۳۰۸	عبدالرحمن پیر	۵۵۳	۷۶	"
۳۰۹	محمد احمد شاہ	۳۷۹	۵۹	ترقی دیا گیا
۳۱۰	سعید احمد ملک	۳۷۰	۶۹	"
۳۱۱	محمد احمد ملک	۴۰۸	۸۶	پاس
۳۱۲	حامد صوفی	۳۰۶	۵۶	ترقی دیا گیا
۳۱۳	کمال احمد	۵۹۰	۹۰	پاس
۳۱۴	عبدالرزاق	۴۴۳	۶۶	"
۳۱۵	محمد مبین	۶۲۳	۸۷	"
۳۱۶	عبدالحمید	۵۴۵	۷۹	"
۳۱۸	خیر احمد	۲۹۳	۶۳	ترقی دیا گیا
۳۱۹	ہارون الرشید	۴۴۶	۶۴	پاس
۳۲۰	عبدالسلام	۶۲۵	۸۹	"
۳۲۱	نور الدین	۳۷۳	۶۹	ترقی دیا گیا
۳۲۲	حمید اللہ	۴۸۹	۸۲	پاس
۳۲۳	نذیر احمد	۲۰۲	۵۵	ترقی دیا گیا
۳۲۴	عصمت اللہ	۴۳۳	۶۷	پاس
۳۲۷	محمد عبدالقدیر	۲۹۳	۶۶	"
۳۲۸	عبدالرب	۲۵۳	۳۳	ترقی دیا گیا
۳۲۹	محمد اکبر	۳۷۱	۷۱	"
۳۳۰	محمد اسلم	۳۶۳	۴۰	پاس
۳۳۱	عبدالقیوم	۲۹۰	۵۶	ترقی دیا گیا
۳۳۲	عبدالرشید	۲۵۹	۶۱	"
۳۳۳	نصیر احمد خالد	۶۲۳	۸۲	پاس
۳۳۴	عبدالحمید	۳۳۴	۶۸	ترقی دیا گیا

جماعت ہشتم بی

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر جملہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۳۵۱	جمیل احمد	۳۲۴	۷۰	"
۳۵۲	منظور احمد	۴۵۱	۶۶	پاس
۳۵۳	نثار احمد	۵۰۷	۹۲	"
۳۵۴	محمد عثمان	۴۵۵	۷۹	"
۳۵۷	نعمت اللہ شاہ	۴۲۵	۶۶	"
۳۵۸	عبداللہ عطاء الرحمن	۲۹۹	۵۷	ترقی دیا گیا
۳۵۹	عبدالستار	۴۶۶	۵۵	پاس
۳۶۰	محمد فاروق	۳۷۵	۵۳	ترقی دیا گیا
۳۶۴	عبدالغفور	۳۰۸	۵۳	پاس
۳۶۵	مصطفیٰ حسین	۴۰۱	۶۳	ترقی دیا گیا
۳۶۶	محمد انوار حسین خان	۴۸۰	۶۹	پاس
۳۶۷	ناصر احمد چوہدری	۴۳۳	۷۳	ترقی دیا گیا
۳۶۸	عبدالسلام	۳۳۸	۵۱	"
۳۶۹	مبارک احمد	۴۰۳	۸۰	پاس
۳۷۰	منیف المعارف	۴۸۱	۷۰	"
۳۷۳	شفیق الرحمن	۴۰۷	۶۷	ترقی دیا گیا
۳۷۴	محی الدین	۵۲۹	۷۷	پاس
۳۷۵	حبیب اللہ	۵۷۱	۷۵	"
۳۷۶	احمد حسن خان	۵۱۴	۶۶	"
۳۷۸	محمد سعد اللہ	۶۱۸	۹۲	"
۳۷۹	محمد اشرف	۵۵۹	۸۸	"
۳۸۰	مبارک احمد	۴۷۶	۶۳	"
۳۸۱	عبدالحی	۴۳۹	۶۳	"
۳۸۲	اعجاز احمد	۵۵۰	۷۲	"
۳۸۳	بشیر احمد	۳۱۴	۳۷	ترقی دیا گیا
۳۸۴	منصور احمد	۴۳۵	۷۵	پاس
۳۸۵	محمد صادق	۵۲۱	۷۳	"
۳۸۶	غلام احمد	۴۷۵	۶۰	"
۳۸۷	حمید اللہ	۵۳۶	۸۲	"
۳۸۸	محمد احمد قاضی	۴۹۴	۵۱	"
پرائیویٹ	محمد اکرم	۵۱۴	۶۰	"

۳۷۷ محمد اسحاق — تمام مضامین کا ۱۲/۴/۳۹ کو دوبارہ امتحان ہوگا۔

جماعت ہفتم اے

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر جملہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۲۰۱	لطف الرحمن	۵۶۱/۹۵۰	۵۷/۱۰۰	پاس
۲۰۲	ہادی حسین	۴۱۱	۳۳	"
۲۰۳	محمد افضل	۳۲۳	۵۲	ترقی دیا گیا
۲۰۴	محمد یعقوب	۵۲۳	۴۱	پاس
۲۰۵	سعید احمد	۴۸۹	۵۲	"
۲۰۶	مجید احمد	۴۲۴	۶۷	ترقی دیا گیا
۲۰۸	بشیر احمد مفتی	۵۳۰	۶۲	پاس
۲۰۹	محمد صدیق	۴۸۸	۵۶	"
۲۱۰	عبدالستار	۶۴۴	۷۷	"
۲۱۱	عبدالحمید	۴۱۳	۶۵	ترقی دیا گیا
۲۱۲	عبدالخالق	۳۸۶	۶۰	"
۲۱۵	عبدالغفور	۳۶۶	۶۴	"
۲۱۶	عبدالسبحان	۳۲۵	۵۷	"
۲۱۷	بشیر احمد	۳۹۲	۶۰	پاس
۲۱۸	مسعود احمد	۳۵۵	۵۰	ترقی دیا گیا
۲۱۹	ناصر علی	۳۵۰	۳۵	"
۲۲۰	عبداللطیف صوفی	۴۱۸	۵۲	پاس
۲۲۱	چراغ الدین	۳۱۳	۳۹	ترقی دیا گیا
۲۲۳	سردار محمد	۴۲۹	۶۲	پاس
۲۲۴	عبدالواسع	۵۶۸	۷۰	"
۲۲۵	سلیم احمد	۳۹۳	۶۲	ترقی دیا گیا
۲۲۶	ضیاء الدین	۵۱۵	۸۷	پاس
۲۲۷	عزیز احمد	۴۲۱	۵۳	"
۲۲۸	عبدالمجید	۶۴۴	۷۳	"
۲۲۹	محمد اشرف	۴۸۲	۶۵	"
۲۳۰	عبدالکریم	۴۷۱	۷۰	"
۲۳۱	اعجاز احمد	۴۳۴	۷۱	ترقی دیا گیا
۲۳۲	مرزا نسیم احمد	۴۷۷	۵۲	پاس
۲۳۳	عبداللطیف	۳۸۰	۵۱	ترقی دیا گیا
۲۳۴	شریف احمد	۵۲۸	۶۵	پاس
۲۳۵	داؤد احمد	۴۲۶	۵۹	ترقی دیا گیا
۲۳۶	عبدالقادر	۴۳۶	۷۰	پاس
۲۳۸	مقصود احمد	۲۹۷	۳۳	ترقی دیا گیا
۲۴۰	شریف احمد ملک	۴۱۸	۴۱	پاس
۲۴۱	شریف احمد شیخ	۴۹۴	۶۴	ترقی دیا گیا
۲۴۲	منور احمد	۵۸۵	۸۱	پاس

جماعت ہفتم بی

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر جملہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۲۵۱	محمود احمد	۳۲۱	۳۵	ترقی دیا گیا
۲۵۳	عبدالحفیظ	۴۲۰	۶۳	"
۲۵۴	ناصر احمد جنجوعہ	۴۲۹	۳۹	"
۲۵۵	مسعود احمد	۳۴۶	۴۱	"
۲۵۶	عبدالرشید	۴۷۳	۶۸	پاس
۲۵۷	نور محمد	۴۳۱	۷۳	ترقی دیا گیا
۲۵۸	رشید احمد	۵۵۴	۷۲	پاس
۲۶۳	غلام احمد	۵۸۳	۸۳	"
۲۶۴	جلال الدین	۵۱۶	۶۰	"
۲۶۵	فتح محمد	۵۳۵	۷۴	"
۲۶۶	مبشر احمد	۳۱۹	۴۰	ترقی دیا گیا
۲۶۷	محمد ارشد	۴۰۷	۴۲	پاس
۲۶۹	بشیر الدین	۳۸۲	۵۹	ترقی دیا گیا
۲۷۰	غلام احمد	۵۵۰	۹۳	"
۲۷۱	فضل الرب	۵۵۵	۷۸	ترقی دیا گیا
۲۷۲	خلیل احمد	۵۹۹	۶۵	پاس
۲۷۳	ناصر احمد	۴۹۷	۶۷	"
۲۷۴	عبداللطیف	۴۴۸	۶۸	"
۲۷۵	حمزہ بن عبدالقادر	۴۶۵	۶۵	"
۲۷۶	عبدالرحمن	۴۱۱	۵۱	ترقی دیا گیا
۲۷۷	منیر احمد سید	۴۶۸	۴۶	"
۲۷۸	شریف احمد	۳۶۰	۳۸	"
۲۷۹	محمد خان	۶۹۶	۹۱	پاس
۲۸۰	خلیل احمد	۴۸۸	۸۲	ترقی دیا گیا
۲۸۲	نور الدین الہ دین	۵۳۷	۵۳	پاس
۲۸۳	ابوبکر احمد	۳۰۸	۹	ترقی دیا گیا
۲۸۴	بشیر احمد	۴۴۵	۴۳	"
۲۸۵	اختر لطیف	۶۹۸	۸۵	پاس

ذیل کے طالب علم کا ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو دوبارہ امتحان ہوگا۔ اگر اس دن غیر حاضر ہوا تو فیل سمجھا جائے گا۔

۲۶۰ محمود احمد شیخ — دینیات

جماعت ششم اے

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر جملہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۱۰۱	حفیظ احمد	۳۷۳/۸۵۰	۵۲/۱۰۰	پاس
۱۰۳	منور بیگ	۴۷۰	۴۱	"
۱۰۴	پریتم سنگھ	۴۳۸	×	"
۱۰۵	غلام نبی	۵۳۲	۵۳	"
۱۰۶	ابراہیم	۵۰۷	۳۷	"
۱۰۷	شمس الدین	۳۹۶	۳۳	"
۱۰۹	خلیل احمد	۳۷۶	۳۳	ترقی دیا گیا
۱۱۰	جمیل احمد پیر	۵۰۰	۴۵	پاس
۱۱۱	عبدالمالک	۵۰۳	۴۳	"
۱۱۲	عبدالحمید	۲۶۹	۳۳	ترقی دیا گیا
۱۱۳	حبیب اللہ	۶۲۴	۵۵	پاس
۱۱۴	مبارک احمد	۶۲۵	۵۸	"
۱۱۶	محمد داؤد	۴۳۳	۳۶	"
۱۱۷	عبدالقادر	۲۳۳	۳۳	ترقی دیا گیا
۱۱۸	نصیر احمد	۴۸۵	۴۷	پاس
۱۱۹	نصیر الدین	۴۳۴	۳۳	"
۱۲۲	بشیر احمد	۵۵۵	۳۸	"
۱۲۶	ضیاء الدین روشن	۴۹۰	۴۱	"
۱۲۷	سعید احمد قاضی	۴۰۱	۵۰	"
۱۲۸	عبداللطیف	۵۴۹	۴۷	"
۱۲۹	محمد ایوب	۴۱۲	۳۳	"
۱۳۰	ناظر	۴۸۸	۳۰	"
۱۳۱	ذکاء اللہ	۴۰۰	۳۷	"

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالب علم	نمبر مجموعہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۲۴	۱۳۲	محمد عبد اللہ	۵۱۲	۶۰	پاس
۲۵	۱۳۳	ضیاء الدین مہاجر	۵۰۲	۶۱	،،
۲۶	۱۳۵	غلام محمد	۵۲۶	۵۰	،،
۲۷	۱۳۶	جمیل احمد	۲۶۰	۳۳	ترقی دیا گیا
۲۸	۱۳۷	میر محمد سعید	۴۸۰	۳۴	پاس
۲۹	۱۳۸	محمد صدیق	۵۴۳	۵۸	،،
۳۰	۱۳۹	محمد احمد	۳۷۰	۳۷	ترقی دیا گیا

جماعت ششم فریق (بی)

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالب علم	نمبر مجموعہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۳۱	۱۵۱	عبد الوہاب	۳۳۵	۴۰	،،
۳۲	۱۵۲	سعید احمد	۴۹۲	۵۵	پاس
۳۳	۱۵۳	بشیر احمد	۲۳۵	۳۳	ترقی دیا گیا
۳۴	۱۵۴	عبد العزیز	۲۴۷	۴۴	،،
۳۵	۱۵۵	محمد وزیر	۶۲۰	۹۴	پاس
۳۶	۱۵۶	مبارک احمد	۲۹۶	۵۱	ترقی دیا گیا
۳۷	۱۵۷	غلام احمد	۴۱۶	۴۴	پاس
۳۸	۱۵۸	بشیر احمد شیخ	۲۴۷	۵۲	ترقی دیا گیا
۳۹	۱۵۹	عبد الحلیم	۳۰۸	۵۲	،،
۴۰	۱۶۱	سمیع اللہ	۴۱۰	۴۱	پاس
۴۱	۱۶۲	افضل بیگ	۴۹۸	۳۹	،،
۴۲	۱۶۳	حشمت اللہ	۴۰۰	۴۳	ترقی دیا گیا
۴۳	۱۶۴	بشیر احمد منیر	۴۵۸	۶۷	پاس
۴۴	۱۶۶	ابراہیم	۵۴۷	۶۷	،،
۴۵	۱۶۷	زکی احمد	۴۸۷	۵۷	،،
۴۶	۱۷۰	عبد القدیر	۴۹۷	۶۷	،،
۴۷	۱۷۲	محمد عبد اللہ	۶۷۷	۸۴	،،
۴۸	۱۷۳	مبشر احمد قریشی	۴۷۹	۶۴	،،
۴۹	۱۷۴	جلیل احمد	۲۹۲	۴۱	ترقی دیا گیا
۵۰	۱۷۵	سعید احمد خان	۵۲۱	۵۵	پاس
۵۱	۱۷۷	محمد لطیف	۳۵۰	۴۰	ترقی دیا گیا
۵۲	۱۷۹	اصغر حسین	۴۰۷	۳۷	پاس
۵۳	۱۸۰	غلام فرید	۴۲۱	۳۷	،،
۵۴	۱۸۲	فضل احمد	۶۳۴	۹۳	،،
۵۵	۱۸۳	احمد علی خان	۵۱۶	۴۵	،،
۵۶	۱۸۵	فیاض احمد	۵۰۲	۶۱	،،
۵۷	۱۸۶	ایم عبد اللطیف	۴۴۹	۵۸	،،
۵۸	پرائیویٹ	مسعود احمد	۴۰۵	۵۸	،،

مندرجہ ذیل طلباء کا ۱۲ اپریل کو دینیات کا دوبارہ امتحان ہوگا۔

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالب علم
۱	۱۰۲	عبد الستار
۲	۱۱۵	شریف احمد
۳	۱۲۴	رشید احمد
۴	۱۷۱	واجد علی
۵	۱۸۷	نذیر احمد

جماعت پنجم (اے)

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالب علم	نمبر مجموعہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۱	۱	محمد اسحٰق	۴۳۱/۷۰۰	۸۲/۱۲۵	پاس
۲	۲	بشیر احمد قاضی	۴۴۴	۱۰۰	،،
۳	۳	محمد احمد	۳۹۳	۴۹	،،
۴	۴	غلام احمد	۵۱۴	۶۴	،،
۵	۵	نور محمد	۳۸۷	۴۶	،،
۶	۶	سمیع اللہ	۴۴۴	۸۸	،،
۷	۷	آیت الرحمٰن	۳۶۰	۵۳	،،
۸	۸	منیر احمد	۳۸۸		
۹	۹	عبد اللطیف	۲۰۴	۴۱	ترقی دیا گیا
۱۰	۱۰	عبد اللطیف شیخ	۳۱۵	۴۵	پاس
۱۱	۱۱	محمد اجمل	۴۴۴	۴۵	،،
۱۲	۱۳	فیض محمد	۲۱۴	۴۱	ترقی دیا گیا
۱۴	۱۴	مسعود حسین	۲۸۷	۷۰	،،
۱۴	۱۵	یعقوب اللہ	۳۹۶	۵۴	پاس
۱۵	۱۶	صلاح الدین	۴۴۴	۴۳	،،
۱۶	۱۷	عبد الحمید	۲۷۱	۷۹	ترقی دیا گیا
۱۷	۱۸	بشیر احمد درکوٹی	۲۸۲	۴۸	پاس
۱۸	۱۹	ہارون الرشید	۳۶۹	۵۵	،،
۱۹	۲۰	غلام احمد عمر	۲۳۰	۹/غ	ترقی دیا گیا
۲۰	۲۱	رشید احمد	۳۴۴	۶۰	پاس
۲۱	۲۲	سلطان احمد	۴۳۱	۹/غ	،،
۲۲	۲۴	سردار محمد	۵۵۴	۸۴	،،
۲۳	۲۵	احسان الٰہی	۲۸۹	۹/غ	ترقی دیا گیا
۲۴	۲۷	سلیم الدین	۴۸۸	۵۷	پاس
۲۵	۲۸	محمد امین	۴۳۱	۴۹	،،
۲۶	۳۰	محمد یوسف	۳۶۵	۱۰۲	،،
۲۷	۳۲	حمید اللہ خان	۴۴۷	۱۱/غ	،،
۲۸	۳۴	حسین الٰہی حسن	۳۲۰	۶۸	،،
۲۹	۳۵	عبد المجید	۳۳۳	۷۱	،،
۳۰	۳۸	غلام احمد	۲۲۷	۷۷	،،
۳۱	۳۹	عبد الغفار	۳۵۷	۵۶	ترقی دیا گیا
۳۲	۴۰	محمد احمد	۴۹۸	۹۰	پاس
۳۳	۴۱	مبارک احمد	۳۷۹	۵۱	،،
۳۴	۴۲	محمد افضل بیگ	۳۷۹	۱۷/۵	،،
۳۵	۴۳	عباد اللہ	۳۷۲	۸/غ	،،
۳۶	۴۴	محمد طفیل	۳۸۹	۴۱	،،
۳۷	۴۶	کلیم احمد شاہ	۲۶۸	۷۴	ترقی دیا گیا
۳۸	۴۷	حبیب احمد شاہ	۲۵۷	۴۵	،،
۳۹	۴۸	عبد الوہاب	؟	؟	،،
۴۰	۴۹	محمد عیسیٰ	۲۷۰	؟	،،

جماعت پنجم (بی)

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالب علم	نمبر مجموعہ مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۴۱	۵۱	نعمت اللہ	۳۸۳	۶۳	پاس
۴۲	۵۲	حمید احمد شیخ	۴۰۴	۷۶	،،
۴۳	۵۳	رحمت اللہ	۳۵۸	۱۱/۲۵	پاس
۴۴	۵۴	ظفر علی	۴۸۰	۹۰	،،
۴۵	۵۵	محمد یوسف	۲۴۵	۴۱	ترقی دیا گیا
۴۶	۵۷	مرزا انور احمد	۲۶۱	۴۳	،،
۴۷	۵۸	مرزا طاہر احمد	۳۵۹	۶۹	،،
۴۸	۵۹	محمد احمد قریشی	۴۵۴	۷۲	پاس
۴۹	۶۰	عطاء الحق	۵۳۳	۱۱۸	،،
۵۰	۶۱	محمد ابراہیم	۵۰۹	۱۰۳	،،
۵۱	۶۲	بشیر احمد	۳۴۷	۵۷	،،
۵۲	۶۳	نصر اللہ خان	۴۳۹	۸۲	،،
۵۳	۶۴	عبد اللطیف	۳۴۶	۵۱	،،
۵۴	۶۵	بشارت احمد	۴۵۴	۷۲	،،
۵۵	۶۶	اسد اللہ خان	۴۴۹	۵۲	،،
۵۶	۶۷	نصیر احمد	۴۰۹	۶۹	،،
۵۷	۶۸	عبد الوہاب	۲۴۶	۴۸	ترقی دیا گیا
۵۸	۶۹	نذیر احمد	۴۴۵	۶۷	پاس
۵۹	۷۱	منصور احمد	۲۶۶	؟	ترقی دیا گیا
۶۰	۷۲	سید احمد	۳۲۳	۴۲	،،
۶۱	۷۳	محمد رفیع	۴۸۳	۹۳	پاس
۶۲	۷۴	محمد صادق	۴۱۹	۴۴	،،
۶۳	۷۵	الطاف الرحمٰن	۴۵۲	۸۰	،،
۶۴	۷۶	مظفر احمد	۳۹۷	۶۶	،،
۶۵	۷۸	کریم احمد	۳۰۷	۴۳	ترقی دیا گیا
۶۶	۷۹	محمد سلیم	۵۲۳	۱۱۱	پاس
۶۷	۸۰	رفیع احمد	۴۲۲	۶۷	،،
۶۸	۸۱	عطاء المنان	۴۰۷	۱۳/۲۵	،،
۶۹	۸۲	بشیر احمد	۳۱۲	۹/۲۵	ترقی دیا گیا
۷۰	۸۳	شریف احمد	۱۴۴	۹/۲۵	،،
۷۱	۸۴	عبد الرشید ڈار	۴۶۳	۱۰۳	پاس
۷۲	۸۷	رشید احمد شیخ	۳۹۴	۵۹	،،
۷۳	۸۸	محمد اشرف دینش	۵۶۶	۱۰۹	،،
۷۴	۹۰	فیض اللہ	۳۷۲	۵۳	،،
۷۵	۹۲	حفیظ الرحمٰن	۲۸۷	۱۱/۲۵	ترقی دیا گیا
۷۶	۹۳	بشیر احمد افغان	۳۹۰	۱۰۰	،،
۷۷	۹۴	محمد شریف	؟	؟	،،
۷۸	۹۵	محمود احمد	۵۰۷	۸۶	پاس

۷۹ ۹۶ عبد الکریم کا دینیات کا دوبارہ امتحان ہوگا۔

دینیات اور میزان میں اول دوم رہنے والے طلباء

جماعت نہم

رول نمبر	نام طالب علم	
۴۲۳	مرزا منور احمد	دینیات میں اول
۴۵۶	عبد القیوم	،، دوم
۴۷۸	اقبال احمد	میزان میں اول
۴۵۶	عبد القیوم	میزان میں دوم

ہشتم

رول نمبر	نام طالب علم	
۳۵۳	نثار احمد	دینیات میں اول
۳۷۸	محمد سعد اللہ	دینیات میں اول
۳۱۳	کمال احمد	،، ،، دوم
۳۲۰	عبد السلام	میزان میں اول
۳۱۵	محمد معین	،، ،، دوم
۳۷۸	محمد سعد اللہ	،، ،، دوم

ہفتم

رول نمبر	نام طالب علم	
۲۷۰	غلام احمد	دینیات میں اول
۲۷۹	محمد خان	،، ،، دوم
۲۷۹	محمد خان	میزان میں اول
۲۸۵	اختر لطیف	،، ،، دوم

ششم

رول نمبر	نام طالب علم	
۱۵۵	محمد وزیر	دینیات میں اول
۱۸۲	فضل احمد	،، ،، دوم
۱۷۲	محمد عبد اللہ	میزان میں اول
۱۸۲	فضل احمد	،، ،، دوم

پنجم

رول نمبر	نام طالب علم	
۶۰	عطاء الحق	دینیات میں اول
۷۹	محمد سلیم	،، دوم
۸۸	محمد اشرف دینش	میزان میں اول
۶۰	عطاء الحق	،، ،، دوم

ضروری اعلان

جن احباب جماعت نے تحریک امانت جائداد سالانہ میں حصہ لیا ہوا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ کے بقایا دار ہوں۔ تو چونکہ تحریک مذکورہ ختم ہو چکی ہے۔ اور امانتوں کا روپیہ واپس کیا جا رہا ہے۔ اس لئے احباب کو موقع ہے۔ کہ اپنی رقم امانت جائداد۔ حصہ آمد۔ چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ میں منتقل کرا کے ادائیگی بقایاجات سے سبکدوشی حاصل کریں۔

اس کے متعلق درخواستیں جلد بھجوا دی جاویں۔ تاکہ مالی سال حال کے اختتام سے قبل ان کے بقائے صاف ہو سکیں۔

ناظر بیت المال

ملکی واقعات

پنجاب اسمبلی میں ہنگامہ

۲۷ مارچ کو چودہری چھوٹو رام صاحب نے اسمبلی میں بجٹ پر جوابی تقریر کی اپوزیشن کی طرف سے کہا گیا تھا۔ کہ حکومت پنجاب برطانوی ملوکیت کے اشاروں پر کام کرتی ہے۔ اس الزام کی تردید کرتے ہوئے اس کے جواب میں مسر موصوف نے کہا۔ کہ کانگرسی حکومتیں کانگرس ہائی کمانڈ کے اشاروں پر رقص کرتی ہیں۔ کانگرسیوں کی غریبوں سے ہمدردی محض نمائشی ہے۔ حقیقتاً وہ کروڑپتی کارخانہ داروں کے اجیر ایجنٹ ہیں۔ اور مرکزی اسمبلی میں فنانس بل کی ایک دفعہ کی جس کا مقصد غیر ملکی روئی کی درآمد پر محصول عائد کرنا تھا۔ کانگرسیوں کی طرف سے مخالفت اس بات کا ثبوت ہے۔ اگر انہیں کارخانہ داروں کا مفاد مدنظر نہ ہوتا۔ تو اس بل کی مخالفت وہ کبھی نہ کرتے جس سے ہندوستان کے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچنا یقینی تھا۔ اس مرحلہ پر کانگرسیوں کی طرف سے آوازے کسے گئے۔ لیکن زیادہ گڑبڑ نہ ہوئی۔ لاہور میں کسانوں کی تحریک کے متعلق مسر چھوٹو رام صاحب نے کہا۔ کہ وزیر اعظم نے کسانوں کے وفد سے ملاقات سے انکار نہیں کیا۔ صرف یہ شرط پیش کی ہے کہ وفد کے ممبر کسان ہوں۔ لیڈر اپوزیشن پارٹی نے کہا۔ کہ کیا وزیر اعظم نے پولیس کو ہدایت کی ہوئی ہے۔ کہ جو ممبر اسمبلی کسانوں کے پاس جائے۔ اسے زدوکوب کیا جائے۔ وزیر اعظم اس کا جواب دینا چاہتے تھے۔ کہ کانگرسیوں نے شیم شیم کے آوازے کسنے شروع کر دیئے۔ اور سپیکر نے انہیں تنبیہہ کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ الزام بالکل غلط ہے۔ میاں افتخار الدین صاحب کانگرسی نے جن کا بیان ہے کہ پولیس نے انہیں بیدوں سے اس لئے مارا تھا۔ کہ وہ کسانوں کے پاس گئے تھے نیز پولیس افسر نے کہا تھا۔ کہ تم اور تمہاری اسمبلی جہنم میں جاؤ۔ ہم یہاں وزیر اعظم کی راست بازی کا قائل نہیں ہوں۔ اس پر وزارتی پارٹی نے شور مچایا۔ اور ان الفاظ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ میاں افتخار الدین صاحب نے اسمبلی کی مراعات سے مستفید ہونے کا سوال اٹھایا۔ لیکن سپیکر نے کہا کہ چونکہ آنریبل ممبر کے ساتھ جو واقعہ بیان کیا جاتا ہے وہ اسمبلی سے باہر ہوا۔ جہاں وہ ذاتی حیثیت سے گئے ہوئے تھے اس لئے ان مراعات سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے اس پر کانگرسیوں نے پھر شور مچایا۔ اور آخر سپیکر نے دونو فریقوں کو بولنے سے روک دیا۔ ایک یونینسٹ ممبر نے محکمہ زراعت پر اپوزیشن کے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس محکمہ پر حکومت اخراجات کو برابر بڑھا رہی ہے۔ ۱۹۲۱ء میں اس پر ۱۲ لاکھ خرچ ہوا تھا ۱۹۳۶ء میں ۳۱ لاکھ اور ۱۹۳۷ء میں جب کہ موجودہ حکومت قائم ہوئی ۴۷ لاکھ کر دیا گیا۔ حکومت زمینداروں کی فلاح کے لئے جو کر سکتی تھی۔ کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ چند سالوں میں گندم اور کپاس کے اصلاح یافتہ بیجوں کی وجہ سے زمینداروں کی آمد میں کئی کروڑ کا اضافہ ہوا ہے۔ منڈیوں کے نرخ معین نہیں کئے جا سکتے۔ تاہم ہم نے گندم کی درآمد پر مرکزی حکومت سے محصول عائد کرا دیا ہے۔ گو یہ فی الحال ایک سال کے لئے ہے۔ پورے غور کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ شرح تبادلہ میں تبدیلی پنجاب کے زمینداروں کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گی۔ ہم نے حکومت ہند پر زور دیا۔ کہ غیر ملکی روئی کی درآمد پر محصول لگاتے لیکن مرکزی اسمبلی میں کانگرسی ممبر کروڑپتی کارخانہ داروں کے اجیر ثابت ہوئے۔ اس لئے یہ تجویز گر گئی۔ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین نئے تجارتی معاہدہ کے ایڈوائزری بورڈ میں بھی ان کارخانہ داروں کے ایجنٹوں نے غریبوں کی پامالی کی کوشش کی تمباکو۔ السی سن اور چاول کی تجارت کے سلسلہ میں ہندوستان ترجیحی سلوک کر سکتا تھا۔ مگر جس سے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچتا۔ مگر ان سرمایہ داروں نے اس کی مخالفت کی۔ میں یہ اعلان کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ پنجاب کے مایہ ناز فرزند سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے اس سلسلہ میں نہایت جرأت اور دلیری کا ثبوت دیا۔ اور غریبوں کے مفاد کا خیال کیا۔ اور ان کی بہتری کے مطالبات منظور کرا لئے اور اگر مرکزی اسمبلی میں آج یہ معاہدہ منظور نہیں ہو سکا۔ تو اس کی ذمہ داری بھی ان کروڑپتی کارخانہ داروں اور ان کے ایجنٹوں پر ہے۔

مسر چھوٹو رام صاحب نے کہا۔ کہ حکومت پنجاب کو مالیہ اور آبیانہ سے دس کروڑ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ اگر کانگرسی حکومتوں کے مطالبہ کے مطابق اس میں ۵۰ فیصدی تخفیف کی جائے۔ تو ۴½ کروڑ کا خسارہ ہوگا۔ جسے پورا کرنے کی فی الحال کوئی صورت نہیں۔ اراضی کے اجتماع کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ پنجاب کا زمیندار انفرادیت پسند ہے وہ اپنی ملکیت جداگانہ چاہتا ہے۔ اور اجتماعی زندگی کو پسند نہیں کرتا اس مرحلہ پر کانگرسیوں نے پھر ہنگامہ بپا کیا۔ لیکن سپیکر نے آراء شماری کا اعلان کر دیا۔ اور تخفیف کی تحریک ۳۹ آراء کی موافقت اور ۹۴ کی مخالفت سے گر گئی۔

ہندوستان کی ہوائی حملوں سے مدافعت

۲۸ مارچ کو دہلی میں سینٹ جان ایمبولنس اور انڈین ریڈ کراس سوسائیٹیوں کے ایک مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے کہا کہ یہ دونوں سوسائیٹیاں ہندوستان کی فضائی حملوں سے مدافعت کا خاطر خواہ انتظام کر رہی ہیں۔ گذشتہ سال میں نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان انتظامات سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہمیں جلد پیش نہیں آئے گی۔ لیکن اب وہ وقت بہت نزدیک نظر آتا ہے۔ جب ان انتظامات سے ہمیں فائدہ اٹھانا پڑے گا۔

دوسرے ممالک میں حکومتوں کی طرف فضائی حملوں کی مدافعت کے لئے زبردست انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ آئندہ جنگ قریباً فضا میں ہی لڑی جانے والی ہے۔ یورپین حکومتوں نے اس کے لئے خاص ذخیرے مقرر کر رکھے ہیں لیکن ہندوستان کی کس مپرسی کا یہ عالم ہے۔ کہ اس کے لئے ان والنٹیری سروس کرنے والی انجمنوں کے انتظامات کو بالکل کافی سمجھ لیا گیا ہے۔ وائسرائے ہند کو ان حملوں کا امکان تو قریب نظر آتا ہے۔ لیکن ان کے انتظامات کے سلسلہ میں وہ اپنی کوئی ذمہ داری نہیں سمجھتے۔

کانگرس میں خطرناک انتشار کے آثار

تری پوری کانگرس کے اجلاس میں پنڈت پنت کے ریزولیوشن کی کامیابی نے کانگرس کے اندر جس خطرناک فتنہ کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس کا اندازہ اس جلسہ سے ہو سکتا ہے۔ جو ۲۶ مارچ کو کلکتہ میں منعقد ہوا۔ اور جس میں ۱۵-۲۰ ہزار اشخاص شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں اس ریزولیوشن کے خلاف نہایت سخت تقریریں ہوئیں۔ اور اسے افتراق انگیز اور خلاف ضابطہ قرار دیا گیا اور فیصلہ ہوا۔ کہ ۲ اپریل کو تمام ہندوستان میں سوبھاش ڈے منایا جائے اور اس سلسلہ میں جو جلسے اور مظاہرے ہوں۔ ان میں اس ریزولیوشن کی خاص طور پر مذمت کی جائے۔ اور اگر اس طرح کی تحریک شروع ہو گئی۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کانگرس کے دونو فریقوں میں سخت کشمکش شروع ہو جائے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ گاندھی جی سے عقیدت رکھنے والوں کو کانگرس میں اس وقت تعداد میں زیادہ ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دوسری پارٹی کی تعداد بھی معقول ہے۔ بالخصوص بنگال میں سردار پٹیل اور ان کے ساتھیوں کی مخالفت بہت زیادہ ہے اور اگر یہ کشمکش شروع ہوئی۔ تو معمولی نہیں ہوگی۔